اکھنڈ بھارت کا قادیانی عقیدہ

مولانا سہیل باوا (لندن)

اگست ۱۹۴۷ء سے قبل ایک طرف قیامِ پاکستان کے لیے پورے ہندوستان میں تحریک چل رہی تھی جبکہ دوسری طرف قادیانی جماعت کے خلیفہ دوم مرزا محمود ''اکھنڈ بھارت'' کا ڈنکا بجا رہا تھا اور یہ دُعا کر رہا تھا کہ ملک کا بٹوارہ نہ ہو اور اگر ملک تقسیم ہو بھی جائے تو اس کی کوشش یہ ہوگی کہ وہ کسی نہ کسی طرح دوبارہ متحد ہو جائے۔ یہ تھے قادیانی عزائم۔ چنانچہ مرزا محمود کی دُعا ملاحظہ فرمائیے:

> ''آخر میں، میں دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب! میرے اہل ملک کو سمجھ دے اور اول تو یہ ملک بٹے نہیں اور بٹے تو اس طرح بٹے کہ مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔ اللّٰھم آمین۔'' (خاکسار مرزا محمود، جماعت احمدیہ قادیانی (۱۷؍جون ۱۹۴۷ء)
>
> (الفضل قادیان، ۱۹؍جون ۱۹۴۷ء، تاریخ احمدیت، جلد ۱۰ ص ۳۶۹)

مرزا محمود کے ان عزائم کو جسٹس منیر نے، اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا:

> ''جب تقسیم ملک سے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن کا دھندلا سا امکان افق پر نظر آنے لگا تو احمدی آنے والے واقعات کے متعلق متفکر ہونے لگے ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء کے آغاز تک ان کی بعض تحریروں سے یہ منکشف ہوتا ہے کہ انہیں پہلے سے انگریزوں کا جانشین بننے کی توقع تھی لیکن جب پاکستان کا دھندلا سا خواب مستقبل کی ایک حقیقت کا روپ اختیار کرنے لگا تو ان کو (قادیانی جماعت کو) یہ امر کسی قدر دشوار معلوم ہوا کہ ایک نئی مملکت کے تصور کو مستقل طور پر گوارا کر لیں۔ اُنہوں نے اس وقت اپنے آپ کو عجب گومگو کی حالت میں پایا ہوگا۔ کیونکہ نہ تو وہ بھارت کی غیر مذہبی ہندو مملکت کو اپنے لیے چن سکتے تھے نہ پاکستان کو پسند کر سکتے تھے۔ جس میں فرقہ بازی کے روا رکھے جانے کی کوئی توقع نہ تھی۔ ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اگر ملک تقسیم بھی ہوگیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کی وجہ واضح طور پر یہ تھی کہ احمدیت کے مرکز قادیان کا مستقبل بالکل غیر یقینی نظر آ رہا تھا۔ جس کے متعلق مرزا صاحب بہت سی پیشگوئیاں کر چکے تھے۔'' (رپورٹ تحقیقاتی عدالت، ص ۲۰۹)

مرزا محمود ''اکھنڈ بھارت'' کو اللہ تعالیٰ کی مشیت قرار دیتا تھا اور اسے مرزا قادیانی کی بعثت کا تقاضا کہتا تھا۔

چنانچہ ۳؍اپریل ۱۹۴۷ء (تقریباً قیامِ پاکستان سے ساڑھے چار ماہ قبل) چودھری ظفر اللہ خان کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر مرزا محمود نے اپنا ایک رؤیا (خواب) کی تعبیر اور اس سلسلے میں مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے چودھری ظفر اللہ خان کی موجودگی میں کہا کہ:

''(مرزا محمود) نے فرمایا جہاں تک میں نے اُن پیشینگوئیوں پر نظر دوڑائی ہے جو مسیح موعود (مرزا غلام اے قادیانی) کی ہندوستان کے متعلق ہیں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر جو مسیح موعود (مرزا غلام اے قادیانی) کی بعثت سے وابستہ ہے غور کیا ہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہئے۔

حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اُس نے احمدیت کے لیے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک اسٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو مسلم سوال اُٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تا کہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بیشک یہ کام بہت مشکل ہے مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا کہ احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے۔ چنانچہ اس رؤیا (خواب) میں اس طرف اشارہ ہے ممکن ہے کہ عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہو جائے بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔'' (روزنامہ الفضل قادیان، ۵؍اپریل، ۱۹۴۷)

''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے...... اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ یہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔'' (میاں محمود خلیفہ، ربوہ الفضل، ۱۶؍مئی ۱۹۴۷ء)

مرزا محمود ''اکھنڈ بھارت'' کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''ہم دل سے پہلے بھی ایسے اکھنڈ ہندوستان کے قائل تھے۔ جس میں مسلمان کا پاکستان اور ہندو کا ہندوستان برضا و رغبت شامل ہوں اور اب بھی ہمارا یہی عقیدہ ہے۔ بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ساری دنیا کی ایک حکومت قائم ہو تا کہ باہمی فسادات دور ہوں اور انسانیت بھی اپنے جوہر دکھانے کے قابل ہو۔ مگر اس کو آزاد قوموں کی آزاد رائے کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں۔ جبر اور زور سے کمزور کو اپنے ساتھ ملانے سے یہ مقصد نہ دنیا کے بارہ میں پورا ہو سکتا ہے اور نہ ہندوستان اس طرح اکھنڈ ہندوستان بن

سکتا ہے۔'' (تاریخ احمدیت، جلد ۱۰، ص ۲۷۶)

(مرزا محمود کا یہ خطبۂ نکاح ''خطبات محمود'' سے اب حذف کیا جا چکا ہے)

پاکستان اور مسلم لیگ:

قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود کا خطاب (۱۰/ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب)

''ایک صاحب نے پاکستان کے متعلق سوال کیا کہ اس بارے میں حضور (مرزا محمود) کا کیا خیال ہے؟ حضور نے فرمایا۔ میں اُصولی طور پر اس کا قائل نہیں۔ میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کو ہندوستان میں اس لیے پیدا کیا ہے تاکہ سارا ہندوستان اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ جائے اور وہ احمدیت کی ترقی کے لیے ایک عظیم الشان بنیاد کا کام دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کا ایک الہام ہے۔ ''آریوں کا بادشاہ'' (تذکرہ، ص ۴۸۴ تا ۳۸۲)۔ اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے؟ پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں۔ اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا غلام اے قادیانی) پاکستان کے بادشاہ کہلاتے۔ آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے۔ پس بیشک مسلمان زور لگاتے ہیں جس مادی قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں وہ کبھی نہیں بن سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ ایک ایسا ہندوستان ان کو ضرور دے گا۔ جس میں اکثریت مسلمانوں کی ہوگی اور اسی کے لیے ہم کوشاں ہیں۔ ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ نے ملک کا اتحاد بلا وجہ نہیں کیا۔ اس میں ضرور کوئی بہت بڑی حکمت ہے۔ البتہ ہم پاکستان کی مخالفت بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ ہندو قوم اتنی تشدد پسند ہوگئی ہے کہ اس کے لیے کوئی نہ کوئی ہوا ضرور چاہیے۔ پس ان کے دماغوں کو درست کرنے کے لیے پاکستان کا ہوا ضروری ہے۔ ورنہ ذاتی طور پر ہمیں نہ پاکستان کی تائید کرنے کی ضرورت ہے نہ اس کی مخالفت کرنے کی ضرورت۔ کہتے ہیں کہ کسی بزرگ سے کوئی بات پوچھی گئی تو انھوں نے جواب دیا (نہ انکارے کنم نہ ایکارے کنم) یہی پاکستان کا حال ہے۔ ہم نہ اس کا انکار کرتے ہیں نہ اس کی مادی شکل کے لیے کوئی کام کرتے ہیں۔ ہم ایک روحانی پاکستان (یعنی اکھنڈ بھارت) کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ جب سارا ہندوستان مسلمان ہو جائے گا اور اکھنڈ ہندوستان ہی پاکستان کہلائے گا۔ اس طرح ہم ہندوؤں اور مسلمانوں کی موجودہ سیاسی الجھن کو دور کر دیں گے اور دونوں کو پورا کر دیں گے۔ ہندوؤں سے کہیں گے لو اکھنڈ ہندوستان اور مسلمانوں سے کہیں گے کہ لو پاکستان۔ مگر چند صوبوں کا نہیں بلکہ سارے ہندوستان کا۔

......دنیا کی فتح کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ فاتح قوم ایسے ملک سے تعلق رکھتی ہو۔ جس کی

بڑی بھاری آبادی ہو۔ احمدیت چونکہ سب جگہ پھیلے گی اور تمام دنیا پر احمدیت کی تعلیم کا مرکز اللہ تعالیٰ نے ہندوستان بنا دیا اسی لیے حضرت مسیح موعود...... (مرزا قادیانی) نے تحریری فرمایا ہے کہ جماعت کا مرکز ہمیشہ قادیان رہے گا......لوگ ان مسائل کو سمجھنے کے لیے قادیان کی طرف ہی رجوع کریں گے۔ پس قادیان چونکہ تمام دنیا کا مرجع بننے والا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ اس کا ماحول بھی نہایت وسیع ہو...... پاکستان قائم کرنے میں مسلمانوں کا فائدہ نہیں۔ اکھنڈ ہندوستان میں ہے۔ ہمیں ہندوستان کا ایک ٹکڑا نہیں چاہیے۔ ہم سارے ہندوستان پر نظر رکھتے ہیں اور انشاء اللہ ایک دن اس کو لے کر رہیں گے......پس یہ ایک مشغلہ ہے جو چند تعلیم یافتہ (یعنی قائداعظم اور ان کے ساتھیوں کا) لوگوں نے اختیار کیا ہوا ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کو ایسے معاملات (تحریک پاکستان) میں دلچسپی نہیں لینی چاہیے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان، مورخہ ۸/جون ۱۹۴۴ء، جلد ۳۲، نمبر ۱۳۳، ص ۱)

یہ تو تھے پاکستان کے بننے سے پہلے ''اکھنڈ بھارت'' کے قادیانی عزائم، لیکن قیام پاکستان کے بعد بھی قادیانی عزائم میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ چونکہ ''قادیانی خلافت'' کا مرکز قادیانی جماعت سے جدا ہو گیا اور وہ ہندوستان کا حصہ بن گیا اس لیے قادیان کو ہر حال میں ''چاہے صلح سے یا لڑائی اور جنگ سے'' حاصل کرنے کا عزم ظاہر کیا گیا اور ایک مجلس مشاورت میں (قیام پاکستان کے بعد) قادیان کے حصول کے لیے ہر چھوٹی بڑی قربانی کرنے کی تیاری کا عہد کیا گیا۔ وہ عہد نامہ ملاحظہ فرمائیے:

۲۷-۱۲۷مان/ مارچ ۱۳۲۷ھ ۱۹۴۸ء کی مجلس مشاورت کے دوران حضرت مصلح موعود مرزا محمود نے نمائندگان جماعت سے حسب ذیل عہد لیا:

''میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز مقرر فرمایا ہے۔ میں اس کے اس حکم کو پورا کرنے کے لیے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل ہونے نہیں دوں گا اور میں اپنے نفس کو اور اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا کی مشیت میں ہو تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لیے تیار کرتا رہوں گا کہ وہ قادیان کے حصول کے لیے ہر چھوٹی بڑی قربانی کرنے کے لیے تیار رہیں اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما **اللّٰھم آمین**''۔

(الفضل، ۲۵/مئی، ۱۹۴۸ء تاریخ احمدیت، جلد ۱۲، ص ۳۷۶)

قادیانی جماعت قادیان کو کس طرح حاصل کرے گی؟ قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود کا ''اعلان جنگ'' ملاحظہ فرمائیے:

(۱) ''انڈین یونین چاہے صلح سے ہمارا مرکز (قادیان) ہمیں دے چاہے......اگر جنگ کے ساتھ ہمارے مرکز کی واپسی مقدر ہے تب بھی ضروری ہے کہ آج سے ہی ہر احمدی اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار رہے۔'' (خطبہ جمعہ، ۱۲/

مارچ ۱۹۴۸ء الفضل ۳۰ راپریل، ۱۹۴۹ء، ص ۴-۵، ماخوذ: جماعت احمدیہ کی مقدس بستی قادیان دارالامان، ص ۲۸)

(۲) ''دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ہمارے اصل مرکز۔ قادیان سے دوامی طور پر جدا نہیں کرسکتی۔ ہم نے خدائی ہاتھ دیکھے ہیں اور آسمانی فوجوں کو اُترتے دیکھا ہے۔ اگر ساری طاقتیں بھی خدائی تقدیر کا مل کر مقابلہ کرنا چاہیں تو وہ یقیناً ناکام رہیں گی اور وہ وقت ضرور آئے گا جب قادیان پہلے کی طرح پھر جماعت احمدیہ کا مرکز بنے گا خواہ صلح کے ذریعہ ایسا ظہور میں آئے۔ یا جنگ کے ذریعے۔ بہرحال یہ خدائی تقدیر ہے جو اپنے معین وقت پر ضرور پوری ہوگی۔ قادیان ملے گا اور ضرور ملے گا۔'' (تقریر سالانہ جلسہ، ۱۶ راپریل ۱۹۴۹، الفضل ۲۰ راپریل ۱۹۴۹، ص ۴، ماخوذ از جماعت احمدیہ کی مقدس بستی قادیان دارالامان، ص ۳۷)

مندرجہ بالا دو اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت ''قادیان دارالامان'' ہرحال اور ہرصورت میں چاہے پاکستان کو داؤ پر بھی لگانا پڑے حاصل کرنے کے درپے ہیں۔ سوال کیا جاسکتا ہے کہ آخر قادیانی جماعت اپنے لیے قادیان حاصل کرنا کیوں ضروری سمجھتی ہے یہ اس لیے کہ ''قادیان'':

☆......قادیانی گروہ کا ایک ''مقدس شہر'' ہے۔

☆......یہ اس کے رسول (یعنی مرزا غلام اے قادیانی) کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء، روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۲۳۰)

☆......یہ مرزا قادیانی کی ''جنم بھومی'' اور اس کا ''مرگھٹ'' بھی ہے۔

☆......یہیں مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کا شیطانی دعویٰ کیا تھا۔

☆......اس شہر کا ذکر بقول مرزا قادیانی کے قرآن میں درج ہے۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۱۴۰، حاشیہ)

☆......اس شہر میں آنا گویا ''نفلی حج'' سے ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد ۵، ص ۳۵۲)

☆......زمین قادیان ''ارض حرم'' ہے۔　　(درثمین، ص ۵۲)

قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود کے مطابق:

☆......قادیان میں ''اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا'' ہے۔　　(خطبات محمود، جلد ۱۳، ص ۶۲۹)

☆......قادیان قادیانی گروہ کا دائمی مرکز ہے۔

☆......قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی ام (ماں) قرار دیا گیا ہے۔

☆......قادیان کی فضیلت یہ ہے کہ اس کا دودھ تازہ اور مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ سوکھ گیا۔　(حقیقۃ الرؤیا، ص ۴۶)

قادیانی خلیفہ چہارم مرزا طاہر کے مطابق:

''اللہ تعالیٰ کی وہ تقدیر ظاہر ہوگی جب خلافت قادیان اپنی دائمی مرکز ''قادیان'' کو واپس پہنچے گی۔''

(الفضل انٹرنیشنل، ۳۰ رستمبر ۲۰۰۵ء تا ۶ رجنوری ۲۰۰۶، ص ۲)

اب قادیانیوں کا یہ ''مقدس مقام'' قادیانی جماعت سے جدا ہوگیا اور اس کو ۶۲ سال بیت گئے۔ قادیانی،''

قادیان' جانے کے لیے مضطرب ہیں۔ اسی لیے قادیان حاصل کرنے کے لیے ''اکھنڈ بھارت'' کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

اس کام کے لیے قادیانی گروہ کی قیادت نے قیام پاکستان سے لیکر اب تک اپنے اس مقصد کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ اور ہمیشہ پاکستان کے اندر بیٹھ کر، پاکستان کا کھا کر، پاکستان سے طاقت حاصل کر کے پاکستان کی تھالی میں ہی چھید کرتے رہے۔ جب بھی انکو موقع ملا پاکستان کو غیر ملکی اثر ورسوخ میں جکڑنے کے لیے سازشوں میں حصہ دار بنے اور ہر ایسا موقعہ فراہم کیا کہ پاکستان ایک وقت میں آ کر مجبور ہو جائے اور اس کے پاس اپنی خوداری، اپنی آزادی، اپنا دین، اپنی سیاست، اپنا سماجی نظام، اپنی تہذیب بچانے کے لیے کوئی راستہ نہ رہے۔ آج پاکستان جس حالت میں پہنچا ہے۔ اس کی بنیادیں قادیانی گروہ کے ہاتھوں ہی رکھی گئی ہیں اور ان دیواروں کے اُٹھانے میں بھی اس گروہ کا بڑا ہاتھ ہے۔ کچھ واقعات کا نشاندہی کرتے ہیں

☆ سب سے پہلے باؤنڈری کمیشن کے سامنے قادیانیوں نے اپنا علیحدہ میمورینڈم پیش کیا اور اس میں گورداسپور اور ارد گرد کی آبادی کا ایسا نقشہ پیش کیا کہ مسلمان اکثریت میں ہوتے ہوئے بھی اقلیت بن گئے، جسکی وجہ سے اس تحصیل کو اور اسکے ساتھ ایسے علاقوں کو ہندوستان میں شامل کر دیا گیا جسکی وجہ سے ہندوستان کو کشمیر کا راستہ مل گیا۔

☆ سر ظفر اللہ خان نے بطور پاکستان کے وکیل کے باؤنڈری کمیشن میں کیس کو بظاہر اس لیے اچھی طرح ہینڈل کیا کہ انھوں نے اپنی کتاب ''تحدیث نعمت'' میں لکھا ہے کہ انکو کافی پہلے ہی پتہ تھا کہ باؤنڈری کمیشن کا فیصلہ کیا ہو گا فیصلہ کیا ہو گا، اس لیے جو بھی کہوں گا اسکا پاکستان کو کوئی فائدہ نہیں ہونا البتہ سر ظفر اللہ نے وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالنے کے لیے سیاسی طور پر کچھ حمایتی پیدا کر لیے۔

سر ظفر اللہ نے وزیر خارجہ بنتے ہی پاکستانی خارجہ پالیسیوں کی بنیادیں ایسی ٹیڑھی ترتیب دیں کہ آج ہماری خارجہ پالیسی ہی اس قوم کو تباہی کے دہانے پر لے آئی ہے۔ سر ظفر اللہ نے سامراجی طاقتوں کے ساتھ ملکر پاکستان کی خارجہ پالیس کے ہر کونے پر ایسے جال لگائے کہ پاکستان کا کوئی شعبہ بھی اس سے کے نتائج سے باہر نہ رہے۔ مثلاً۔ روس اور چین کو مکمل طور پر خارجہ پالیس میں نظر انداز کیا۔ اقوام متحدہ میں سات سات آٹھ آٹھ گھنٹہ کی لگاتار تقریریں کر کے بظاہر ہمدردی کی آڑ میں مسئلہ فلسطین کا بیڑہ غرق کیا۔

☆ مسئلہ کشمیر کو بھی اسی طرح لمبی لمبی تقریروں سے اُلجھا دیا۔

☆ یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ جب ۱۹۴۸ء میں کشمیر میں انڈیا کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی، اس سے قبل جیسے ہی پٹھانوں کے جتھے کشمیر میں داخل ہوئے۔ ایک قادیانی خواجہ غلام نبی گُلکار نے بطور صدر آزاد کشمیر کے آزاد کشمیر کی حکومت کا اعلان حکومت پاکستان کے علم یا مشورہ کے بغیر کر دیا، جس کی وجہ سے ایسی قانونی پیچیدگیاں پیدا ہوئیں کہ ان دھاگوں کے سرے ہی نہیں مل رہے۔ اس کے کچھ دنوں بعد پھر باقاعدہ صدر اور حکومت کا اعلان ہوا۔

☆ مصر پر برطانیہ فرانس اور اسرائیل کے مشترکہ حملہ کے وقت بظاہر غیر جانبداری دکھائی، لیکن سیاسی، سفارتی سطح پر جارح ملکوں کا خاموشی سے ساتھ دیا۔ جس سے اسلامی ملکوں میں پاکستان کا وقار اور اثر رسوخ بے حد مجروح ہوا۔ اور بہت سے مسلم ممالک بدظن ہو گئے۔

پاکستان کو کمیونسٹ ممالک کے خلاف غیر ضروری طور پر امریکہ کے معاہدوں سیٹو اور سینٹو میں پھنسایا۔ حتیٰ کہ سیٹو میں پاکستان بطور مبصر کے شامل تھا لیکن اس کے باوجود حکومت کی اجازت کے بغیر بطور ممبر دستخط کئے۔۔ کہا گیا کہ اس سے فوج کو اسلحہ ملے گا، لیکن نہ تو اتنا موثر اسلحہ لیا گیا، نہ ہی اتنی مقدار میں لیا گیا جو پاکستان کی دفاعی ضروریات پوری کرتا۔ پاکستان کے قیام کے بعد قادیانی جماعت کو بھی دھوکے میں رکھ کر قادیان کی اور دوسری فرضی جائدادوں کی زمین کے جعلی کلیم داخل کر کے سندھ اور بلوچستان میں بے تحاشہ زمین ایسی جگہوں پر الاٹ کروائیں جنکی سیاسی، اور دفاعی نقطہ نظر سے اہمیت ہے۔ سندھ میں اب بھی ان کی بے شمار سٹیٹیں ہیں، مثلاً محمود آباد سٹیٹ، نصیر آباد سٹیٹ، بشیر آباد سٹیٹ وغیرہ وغیرہ۔

☆ مشرق پاکستان کی علیحدگی میں مرزا غلام اے قادیانی کے پوتے ایم ایم احمد کا بطور چیئرمین پاکستان پلاننگ کمیشن اور صدر ایوب کا انتہائی قریبی مشیر ہونے کی وجہ سے اسکو باور کروادیا کہ مشرقی پاکستان، مغرب حصہ کے لیے بوجھ ہے، اس طرح ایک ہمہ گیر کردار ادا کیا۔

☆ ۱۹۷۰ء کے انتخاب میں قادیانی جماعت نے ملک کے دونوں حصوں میں علاقائی پارٹیوں کو ہر طرح سے مدد دی اور بعد میں ان پارٹیوں کے مذاکرات پر اثر انداز ہو کر اختلاف بڑھائے۔ جسکی وجہ سے سقوط مشرق پاکستان کا عمل تیز تر ہوا۔

اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں۔ یہ چند باتیں بطور نمونہ از خروارے ہیں، سب کچھ اس مختصر مضمون میں نہیں بیان ہوسکتا۔ لیکن ایک اہم بات کہ اکثر لوگ مرزا کو پنجابی نبی کہتے ہیں، کہ وہ پنجاب میں رہتا تھا اور ویسے بھی زیادہ تر اسکو پنجابیوں نے ہی قبول کیا ہے، لیکن حقیقت میں مرزا اُردو بولنے والے خاندان سے تھا، پھر اس کی شادی بھی دہلی میں ہوئی۔ اُس نے اور مرزا غلام اے قادیانی کی اولاد نے اپنے اور اپنے سُسرالی اُردو پس منظر کو دوسری ریشہ دوانیوں کی طرح بڑی چالاکی سے استعمال کرتے ہوئے اُردو بولنے والے انٹلکچوئل، ادبی، انتظامی، سیاسی، لوگوں میں اثر رسوخ بڑھایا۔ اور پاکستان میں چناب نگر کے بعد قادیانی گروہ کی سب سے زیادہ تعداد کراچی میں ہے اور اسکی اہمیت کے پیش نظر وہاں کا امیر بھی مرزا کے خاندان سے ہے۔ اپنے ان تعلقات اور سازشوں پر عمل کرتے ہوئے یہ جماعت کراچی کے عوام کی پاپولر جماعت کے نہ صرف انتہائی قریب ہیں بلکہ وہ اس جماعت کو کئی بار اپنی نہ دکھائی دینے والی سازشوں سے مذہبی جماعتوں کے ساتھ تنازعات میں کبھی اپنی مظلومیت اور کبھی انسانی حقوق اور کبھی مذہبی آزادی کے نام، ملوث کر چکے ہیں، اور ان کی سازشیں آج کل بہت تیز ہو چکی ہیں۔ ہماری کراچی کی مقبول سیاسی جماعتوں اور مذہبی جماعتوں بالخصوص اور دوسری تمام این جی اوز، سماجی تنظیموں اور چھوٹی سیاسی جماعتوں سے، دل کی گہرائی سے انتہائی دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ قادیانی

سازشوں پر ایک نظر رکھیں اور انکی اکھنڈ بھارت بنانے کی کوششوں میں کہیں لاشعوری طور پر شامل نہ ہو جائیں، یا بے خبری میں استعمال نہ ہو جائیں۔ کراچی میں اگر ایک بار بھی مذہبی جماعتوں کے درمیان، یا سیاسی پارٹیوں اور مذہبی جماعتوں کے درمیان لڑائی شروع ہوگئی تو پھر ہمیں ڈر ہے کہ اللہ نہ کرے وہ پاکستان کے آخری دن ہوں گے۔ کیونکہ کراچی سے اُٹھے ہوئے شعلے پورے پاکستان کو بھسم کر دیں گے۔ اللہ پاکستان کو ہر سازش سے محفوظ رکھے۔ آمین!

قادیانی جماعت کے خلیفہ دوئم اور مرزا غلام اے قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے قیام پاکستان کے بعد، پاکستان میں پناہ حاصل کرنے کے بعد، ربوہ (اب چناب نگر) کی سینکڑوں ایکڑ زمین گورنمنٹ سے ۲۵ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے حاصل کرنے کے بعد، کیا بیان دیا؟ اس سے آپ ان کی نیت، ارادے، اور احسان شناسی کا اندازہ لگا لیں گے۔ مرزا بشیر الدین نے کہا:

> '' ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک تقسیم پاکستان اصولاً غلط ہے۔'' (روزنامہ الفضل/۱۲۔اپریل ۱۹۴۸ء)

قادیانی جماعت اس وقت سے اب تک اصول صحیح کرنے کی کوشش کر رہی ہے! اور اسکے لیے کس طرح تیاری کر رہی ہے اور بڑی حد تک تیاری کر بھی چکی ہے، انہی قادیانی خلیفہ صاحب کا ارشاد ہے، ''پاکستان میں اگر ایک لاکھ احمدی سمجھ لیے جائیں تو نویں ہزار (۹۰۰۰) احمدیوں کو فوج میں جانا چاہئے...... فوجی تیاری نہایت اہم چیز ہے، جب تک آپ جنگی فنون نہیں سیکھیں گے، کام کس طرح کریں گے۔'' (الفضل/ ۱۱۔اپریل ۱۹۵۰ء)

مندرجہ بالا دو اعترافات ہی بہت کچھ بیان کر رہے ہیں۔ پاکستان کے موجودہ حالات کے تناظر میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ بعض خفیہ قوتیں ملک کے حصے بخرے کرنے میں سرگرم ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس خطرہ کو من حیث القوم کوئی بھی محسوس کرنے کو تیار نہیں۔ اہل اقتدار کی ذمہ داری اس سلسلے میں سب سے زیادہ ہے۔ اہل اقتدار کو ''اکھنڈ بھارت'' کے قادیانی عقیدہ کے حوالہ سے بھی اس بات کا کھوج لگانا ہے کہ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے میں قادیانی جماعت کا کتنا حصہ ہے؟

اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
25 جون 2009ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961